بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ ۔ عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پنج شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸	۱۲ نبوت ۱۳۴۳ھش ۶ رجب ۱۳۸۴ھ ۱۲ نومبر ۱۹۶۴ء	نمبر ۲۶۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۱ نومبر بوقت ۸½ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

اخبار احمدیہ

۔۔ ربوہ ۱۱ نومبر۔ محترم قریشی محمد اسمٰعیل صاحب معتبر سابق آڈیٹر تحریک جدید جن پر مانسہرہ میں فالج کا حملہ ہوا تھا وہاں وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون آپ کا جنازہ گزشتہ شب مانسہرہ سے ربوہ پہنچ گیا ہے۔ آج بعد نماز عصر احاطہ مسجد مبارک میں نماز جنازہ ادا کی جائیگی اور بعد ازاں مقبرہ بہشتی میں تدفین عمل میں آئے گی۔ احباب بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

ربوہ ۱۱ نومبر۔ میجر جنرل نذیر احمد صاحب مرحوم کے بھائی مکرم کیپٹن عطاء اللہ ظہور احمد صاحب کل مورخہ ۱۰ نومبر کو راولپنڈی میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون آپ کا جنازہ بھی ربوہ پہنچ چکا ہے۔ آج کسی وقت تدفین عمل میں آئے گی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کا دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔ آمین

۔۔ "فوری ضرورتوں پر کام آنے والے روپے کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں یا دوستوں کا جمع ہے وہ بطور امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل ہونا چاہیئے۔"

(ارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ)

دافسر خزانہ صیغہ امانت

صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

نجات کا سرچشمہ یقین سے شروع ہوتا ہے یہی یقین تمام گناہوں کا علاج ہے

وہ گناہ جو خدا سے دُور ڈالتا ہے اور جہنمی زندگی پیدا کرتا ہے اس کا اصل سبب عدم یقین ہے

"نجات کا سرچشمہ یقین سے شروع ہو جاتا ہے۔ سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ انسان کو اس بات کا یقین دیا جائے کہ اس کا خدا درحقیقت موجود ہے جو مجرم اور سرکش کو بے سزا نہیں چھوڑتا اور رجوع کرنے والے کی طرف رجوع کرتا ہے یہی یقین تمام گناہوں کا علاج ہے بجز اس کے دنیا میں نہ کوئی کفارہ ہے نہ کوئی خون ہے جو گناہ سے بچا سکے کیا تم دیکھتے نہیں کہ ہر ایک جگہ تمہیں یقین ہی ناکردنی باتوں سے روک دیتا ہے۔ تم آگ میں ہاتھ نہیں ڈال سکتے کیونکہ تم یقین رکھتے ہو کہ وہ مجھے جلا دیگی۔ تم شیر کے آگے اپنے تئیں کھڑا نہیں کرتے کیونکہ تم یقین رکھتے ہو کہ وہ مجھے کھا لے گا تم کوئی زہر نہیں کھاتے کیونکہ تم یقین رکھتے ہو کہ وہ مجھے ہلاک کر دیگی۔ پس اس میں کیا شک ہے کہ بے شمار تجارب سے تم پر ثابت ہو چکا ہے کہ جس جگہ تمہیں یقین ہو جاتا ہے کہ یہ فعل یا یہ حرکت بلاشبہ مجھے ہلاکت تک پہنچائیگی تم فی الفور اس سے رُک جاتے ہو اور پھر وہ گناہ تم سے سرزد نہیں ہوتا۔ پھر خدا تعالیٰ کے مقابل پر کیوں اس ثابت شدہ فلسفہ سے کام نہیں لیتے۔ کیا تجربہ نے اب تک گواہی نہیں دی کہ بجز یقین کے انسان گناہ سے رُک نہیں سکتا۔ ایک بکری یقین کی حالت میں اُس مرغزار میں چر نہیں سکتی جس میں شیر سامنے کھڑا ہے۔ پس جبکہ یقین لاعقل حیوانات پر بھی اثر ڈالتا ہے اور تم تو انسان ہو اگر کسی دل میں خدا کی ہستی اور اس کی ہیبت اور عظمت اور جبروت کا یقین ہے تو وہ یقین ضرور اسے گناہ سے بچا لے گا اور اگر وہ نہیں بچ سکا تو اسے یقین نہیں۔ کیا خدا پر یقین لانا اس یقین سے کمتر ہے کہ جو شیر اور سانپ اور زہر کے وجود کا یقین ہوتا ہے۔ سو وہ گناہ جو خدا سے دور ڈالتا ہے اور جہنمی زندگی پیدا کرتا ہے اس کا اصل سبب عدم یقین ہے۔"

(نزول المسیح صفحہ ۹۶)

مسعود احمد بشیر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۲۔ نومبر ۶۲ء

وقفِ جدید کو مضبوط سے مضبوط بنانا ہمارا فرض ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :۔

"میں چاہتا ہوں کہ پشاور سے لے کر کراچی تک ہمارے معلمین کا ایک جال پھیلا دیا جائے اور تمام جگہوں میں تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر یعنی دس دس پندرہ پندرہ میل پر ہمارا معلم موجود ہو جہاں پر اس نے مدرسہ جاری کیا ہوا ہو۔ وہ سارا سال لوگوں میں رہ کر کام کرتا رہے"۔

(الفضل ۱۶ ۲/۵۸)

وقفِ جدید کی تحریک سب سے آخری تحریک ہے جو اب تک سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جاری فرمائی ہے۔ بظاہر یہ آخری تحریک نظر آتی ہے لیکن اگر ہم اس تحریک کے مقتضیات کو جن کی تھوڑی سی جھلک اوپر کے الفاظ میں دکھائی گئی ہے پوری طرح سمجھنے کی کوشش کریں تو معلوم ہو جائے گا کہ یہ ہمہ گیر تحریک ہے جو غیر شعوری طور پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی جاری کردہ تمام تحریکوں کی اصل محرک ہوتی رہی ہے۔ سچی بات یہ ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہماری کمزوریوں اور حالات کو مدِنظر رکھ کر مندرجہ بالا الفاظ فرمائے ہیں ورنہ آپ کا منشاء اس کو اس طرح محدود کرنے کا نہیں ہو سکتا۔

ایک جماعت جو تمام دنیا کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی وحدت اور اس کے رسول پاکؐ کی رسالت کے چراغ جلانے کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ اس کے لئے کراچی سے لے کر پشاور کے حدود محض ابتدائی صورت ہی ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ وہ اپنے کاموں کو بتدریج جاری فرماتا ہے جس طرح انسان بتدریج بڑھتا ہے پہلے بچپن کا زمانہ ہوتا ہے پھر جوانی آتی ہے اور پھر پختہ انسان بن جاتا ہے۔ اسی طرح تحریکیں بھی بچپن جوانی اور پختگی کے مدارج طے کرتی ہیں۔ اور جس طرح انسان کی عمر کے مدارج کے مطابق اس کی تعلیم و تربیت ہوتی ہے اسی طرح تحریکوں کے مدارج کے مطابق ہی ان میں وسعت ہوتی جاتی ہے۔

پھر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا ہے کہ:۔

"میں چاہتا ہوں کہ پشاور سے لے کر کراچی تک ہمارے معلمین کا ایک جال بچھا دیا جائے"۔

تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اگر خدا کرے ایسا ہو جائے تو یہ تحریک اپنے مقصد کو حاصل کر لے گی۔ یہ تو اس تحریک کی پہلی منزل ہے۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ اس تحریک کا مدعا یہ ہے کہ احمدیت تمام دنیا میں معلمین کا ایک ایسا جال پھیلا دے جس سے دنیا میں وہ انقلاب رونما ہو جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو کھڑا کیا ہے اور جس کے لئے ہم اس کی طرف سے مکلف کئے گئے ہیں۔ چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا اسی طرف اشارہ ہے۔ جب آپ فرماتے ہیں کہ:۔

"پشاور سے کراچی تک رشد و اصلاح کا جال پھیلایا جائے۔ بلکہ اصل حقیقت تو یہ ہے کہ ہم نے رشد و اصلاح کے لحاظ سے مشرقی اور مغربی پاکستان کو گھیرا کرنا ہے۔ اس لئے ہمیں ایک کروڑ روپیہ سالانہ سے بھی زیادہ کی ضرورت ہے۔ اگر ۱½ لاکھ روپیہ سالانہ آمد ہو تو ۱۲ لاکھ ۵۰ ہزار روپیہ ماہوار بنتا ہے۔ اگر ۱۲ لاکھ روپیہ بھی ماہوار آئے تو اس کے معنے یہ ہیں کہ ایک واقفِ زندگی کا پچاس روپیہ ماہوار خرچ مدِنظر رکھتے ہوئے ۲۴ ہزار نئی طرز کے واقفِ زندگی بن جاتے ہیں"۔

(اخبار الفضل ۱۶ ۱/۵۸)

اس سے واضح ہے کہ پشاور سے کراچی تک کے حدود کام شروع کرنے کے لئے ہیں ورنہ اس تحریک کے حدود غیر محدود ہیں۔ مگر یہ کام الٰہی سنت کے مطابق قدم بہ قدم ہی ہوتا ہے پہلے نشانہ پشاور تا کراچی رکھا گیا ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ہم نے اس حصہ کو مکمل کر لیا ہے؟ کیا ہم نے پشاور سے کراچی تک معلمین کا جال پھیلا دیا ہے؟ اس کا جواب یقیناً نفی میں ہے کیونکہ ابھی تک ہماری آمد اس نشانہ تک پہنچی ہی نہیں جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا ہے۔ کیا ہم ۱۲ لاکھ روپیہ ماہوار کی آمد پیدا کر سکے ہیں؟ کیا ہم ۲۴ ہزار نئی طرز کے واقفِ زندگی بنا سکے ہیں۔ جواب نفی میں ہے۔ مگر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ کے فضل سے مجھے امید ہے کہ جماعت میں اس قدر اخلاص اور جوش پیدا ہو جائے گا کہ وہ لاکھوں اور کروڑوں روپے دینے لگ جائیں گے تم یہ نہ دیکھو کہ ابھی ہماری جماعت کی تعداد زیادہ نہیں۔ اگر یہ سکیم کامیاب ہو گئی تو تم دیکھو گے کہ دو تین کروڑ لوگ تمہارے اندر داخل ہو جائیں گے اور آمد کی کمی خود بخود دور ہو جائیگی"۔

(اخبار الفضل ۱۶ ۱/۵۸)

یہ اس انسان کے الفاظ ہیں جس کی ہر بات بفضلِ خدا تعالیٰ آج تک پتھر کی لکیر ثابت ہوئی ہے اور جس کی جاری کردہ کوئی تحریک نصرتِ الٰہیہ سے خالی نہیں رہی۔ آپ یاد کریں کہ کبھی ایسا ہوا ہے؟ اگر نہیں ہوا تو پھر یقین رکھیے کہ اس تحریک کا بھی کامیاب ہونا اسی طرح مقدر ہو چکا ہے جس طرح پہلی تحریکیں کامیاب ہوئی ہیں۔ لہٰذا تحریک تو بفضلہ انشاء اللہ کامیاب ہو کر ہی رہے گی مگر ہمیں اپنا خیال رکھنا چاہئے کہ ہم نے اس میں کیا حصہ لیا ہے۔ اور کہاں تک ہم نے اپنے آپ کو اپنے پیارے امام کا ہمنوا بنایا ہے؟۔

یاد رہے کہ ہم دنیا میں یضع الحرب کی پیشگوئی پورا کرنے کے لئے مکلف کئے گئے ہیں۔ ہمیں اس کے لئے دو ہتھیار عطا ہوئے ہیں ایک دعا اور ایک تبلیغ۔ یہ دونوں ہتھیار ہیں جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے بندے ہمیشہ کامیابی حاصل کرتے رہے ہیں۔ اور اپنے اپنے زمانے کے مطابق جو تحریکیں چلاتے رہے ہیں ان میں کامیاب ہوتے رہے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو بیج بو گئے ہیں۔ ان کھیتوں کی آبیاری اب ہمارے ذمہ ہے۔ ہمیں آبپاشی کے بہترین طریق اختیار کرنا ہے سو اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلفاء اپنے اپنے حالات کے مطابق اور کام کو آگے بڑھانے کے لئے ہمیں لائحہ عمل عطا کرتے رہتے ہیں۔ تحریک وقفِ جدید جدید ترین اور ہمہ گیر تحریک ہے اسکو زیادہ سے زیادہ آگے بڑھانے کے لئے ہم مکلف کئے گئے ہیں۔ اس لئے ہمیں ہر وقت جائزہ لینا ہے کہ جو مدارج سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس تحریک کے لئے مقرر کئے ہیں ان میں سے سب سے پہلا درجہ یعنی پشاور سے کراچی تک اور بارہ لاکھ ماہوار آمد کا ہم نے حاصل کیا ہے یا نہیں؟ ہم میں وہ جوش پیدا ہوا ہے یا نہیں؟ جو ہر تحریک کو کامیابی کی چوٹی پر پہنچانے کے لئے ضروری ہوتا ہے بے شک اللہ تعالیٰ اپنی تحریکوں کو اپنے فرشتے بھیج کر کامیاب کرتا ہے لیکن وہ فرشتے جو اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے انسانوں کے ذریعہ ہی کامیاب ہوتے ہیں۔ غزوہ بدر میں بے شک اللہ تعالیٰ کے فرشتوں ہی نے مسلمانوں کو غالب کیا تھا لیکن اگر مسلمان اپنے گھروں میں بیٹھے رہتے اور اپنی جانیں ہتھیلی پر لے کر نہ نکلتے تو فرشتے کس کی مدد کرتے ہم علیٰ وجہ البصیرت ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے ہمارا مددگار ہے لیکن وہ اسی وقت مددگار ہوتا ہے جب ہم سر دھڑ کی بازی لگا کر میدان میں نکلتے ہیں۔ جو اندازے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لگائے ہیں یہ تو ہماری کمزوری کے پیشِ نظر لگائے ہیں ورنہ اللہ تعالیٰ کی مدد تو بے پایاں ہے وہ اپنے کام کی وسعتوں کو جانتا ہے اس لئے جب ہم ایک قدم اٹھاتے ہیں تو اس کو ایک منزل ترقی بنا دیتا ہے مگر ہمارا قدم اٹھانا پہلی شرط ہے +

تبرکات

تحریکِ جدید کی برکات

درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ

غالباً ۱۹۳۴ء کا سال تھا جبکہ مجلس احرار نے احمدیت کے خلاف ایک وسیع فتنہ کھڑا کر کے جماعت احمدیہ کی مخالفت میں خطرناک آگ بھڑکا رکھی تھی۔ اور وہ لوگ بار بار خود مرکز سلسلہ قادیان میں بھی جا کر سلسلہ کے خلاف ہر قسم کا فساد برپا کرنے اور لوگوں میں خطرناک غلط فہمیاں پھیلانے اور حکومت کو بھی جماعت کے خلاف اکسانے میں مصروف تھے۔ ایسے وقت میں ظاہری آنکھوں سے دیکھنے والوں کو یوں نظر آتا تھا کہ گویا احمدیت ایک بہت چھوٹی کمزور سی کشتی ہے جو چاروں طرف سے ہیبت ناک طوفانوں میں گھری ہوئی ہے۔ اور اس کے بچنے کی کوئی امید نہیں لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کا ہاتھ جماعت احمدیہ کے سر پر تھا اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی روح القدس کے ساتھ تائید فرمائی اور آپ نے وحی خفی کے ماتحت احرار کے فتنہ کے متعلق اعلان فرمایا کہ

"میں احرار کے پاؤں کے نیچے سے زمین نکلتی دیکھتا ہوں"۔

اس کے ساتھ ہی ظاہری تدبیر کے ماتحت اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دل میں ایک نیا نظام القا کیا جو جماعت کی حفاظت اور استحکام اور توسیع کے لئے نہایت بابرکت ثابت ہوا یہ نظام "تحریک جدید" سے موسوم ہے۔

اس نظام کی بہت سی شاخیں تھیں جو بعض تبلیغ کے ساتھ اور بعض تربیت کے ساتھ اور بعض تنظیم کے ساتھ تعلق رکھتی تھیں اور ان سب کاموں کو چلانے کے لئے ایک خاص چندے کی تحریک کی گئی۔ جو آج کل چندہ تحریک جدید کہلاتا ہے۔ اس چندہ کے ذریعہ جماعت کے استحکام کے تعلق میں بہت سے کام کئے جاتے ہیں۔ لیکن اس چندے کا سب سے بڑا مصرف بیرونی ممالک میں اسلامی تبلیغ ہے۔ اور آج خدا کے فضل سے یہ تبلیغ اتنی وسیع ہو چکی ہے کہ بیس بیرونی ممالک میں جن میں اکثر عیسائی اور مشرک ممالک ہیں چونسٹھ تبلیغی مراکز اسی چندہ کی بنا پر دن رات اسلام کی تبلیغ میں مصروف ہیں۔ جن میں ایسے مخلص اور فدائی نوجوان کام کرتے ہیں جنہوں نے اس نظام کے ماتحت اپنی زندگیاں خدمت دین کے لئے وقف کر رکھی ہیں۔ اسی طرح تحریک جدید کے نظام کے ماتحت بیرونی ممالک میں اس وقت تک بارہ ۱۲ مساجد تعمیر ہو چکی ہیں۔ اور دس مختلف زبانوں میں قرآن مجید کا ترجمہ بھی چھپ کر شائع ہو چکا ہے یا ہو رہا ہے۔ یہ ایک ایسا عظیم الشان کام ہے۔ جس پر کوئی بڑی سے بڑی قوم اور بڑی سے بڑی اسلامی حکومت بھی بجا طور پر فخر کر سکتی ہے۔ اور یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے ایک چھوٹی سی جماعت کو جس کے اکثر افراد غربت کی زندگی بسر کر رہے ہیں اس عظیم الشان کام کی توفیق دی اور اسے پروان چڑھایا اس کے علاوہ تحریک جدید کے مبارک چندہ سے پاکستان میں ایک وسیع زرعی جائداد بھی خرید کی گئی ہے۔ تاکہ وہ اس کام کے لئے ایک مستقل آمد کا ذریعہ بن سکے۔ چنانچہ تحریک جدید کے بھاری بجٹ میں اس اراضی کی معقول آمد بھی شامل ہوتی ہے۔

شروع شروع میں تحریک جدید کا چندہ عارضی اور وقتی اور محدود قسم کا سمجھا گیا تھا مگر اب اسے خدائی تقدیر کے ماتحت اتنی وسعت حاصل ہو چکی ہے کہ کم از کم جہاں تک اسلام کی بیرونی تبلیغ کا سوال ہے۔ یہ چندہ گویا اس نظام کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔ اور گو یہ چندہ ابھی تک جماعت کے افراد پر لازمی نہیں قرار دیا گیا مگر جماعت کے ہزاروں افراد نے جس خوشی اور للّٰہیت اور قربانی کی روح کے ساتھ اس میں حصہ لیا ہے وہ اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ اور یہ چندہ جماعت کے دوسرے چندوں کے علاوہ ہے۔ میں یقین رکھتا ہوں اور علی وجہ البصیرت کہہ سکتا ہوں کہ جن دوستوں نے تحریک جدید کے چندہ میں دلی اخلاص کے ساتھ حصہ لیا ہے اور اس کے لئے بڑھ چڑھ کر مالی قربانی کی ہے ان کا نام نہ صرف اس دنیا کے آخری دور تک بلکہ بعد الموت بھی ان شاء اللہ تعالیٰ دین کے خاص خدمت گزاروں میں شمار کیا جائے گا۔ اور آئندہ آنے والی نسلیں بجا طور پر ان پر فخر کریں گی۔

جن بیرونی ممالک میں تحریک جدید کے چندہ کے ذریعہ اسلام کی تبلیغ ہو رہی ہے۔ وہ ساری دنیا میں اس طرح پھیلے ہوئے ہیں کہ عملاً آزاد دنیا کا کوئی حصہ بھی ان سے خالی نہیں۔ برطانیہ۔ شمالی امریکہ۔ جنوبی امریکہ۔ جزائر غرب الہند۔ مغربی جرمنی۔ ہالینڈ۔ سوئٹزرلینڈ۔ سویڈن۔ سپین۔ لبنان۔ شام۔ مشرقی افریقہ میں کینیڈا۔ ٹانگانیکا۔ یوگنڈا۔ مغربی افریقہ میں نائیجیریا۔ غانا۔ سیرالیون۔ لائبیریا۔ ماریشس۔ ہندوستان۔ ملایا۔ انڈونیشیا۔ بورنیو وغیرہ میں اسلام کے فدائی مجاہد تحریک جدید کے چندہ کے ذریعہ دن رات اسلام کی مخلصانہ خدمت بجا لا رہے ہیں اور قرآن مجید کے تراجم اور مساجد کی تعمیر اور دیگر لٹریچر کی اشاعت اس کے علاوہ ہے۔ میں پھر کہتا ہوں کہ یہ وہ کام ہے جس پر آئندہ نسلیں فخر کریں گی۔ اور یہ وہ کام ہے جس کے نتیجہ میں خدا کے فضل سے مغربی ممالک میں ایک عظیم الشان تغیر پیدا ہو رہا ہے۔ بے شک یورپ اور امریکہ میں تعداد کے لحاظ سے ابھی تک نو مسلم تھوڑے ہیں۔ مگر ان ممالک کے خیالات میں اتنا بھاری تغیر پیدا ہو رہا ہے کہ وہ عیسائی ممالک جو آج سے پچیس تیس سال پہلے اسلام کی ہر بات کو اعتراض کی نظر سے دیکھتے تھے۔ اب قدر اور حق جوئی کی نظر سے دیکھنے لگے ہیں۔ اور ان میں سے اکثر کا نظریہ جرح و تنقید سے بدل کر قدر شناسی کی طرف منتقل ہو رہا ہے۔ اور افریقہ اور انڈونیشیا وغیرہ کے ممالک میں تو خدا کے فضل سے تعداد کے لحاظ سے بھی بہت بڑی کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ حتیٰ کہ مغربی افریقہ کے ایک کٹر مسیحی نے حال ہی میں یہ لکھا ہے کہ اب مغربی افریقہ میں مسیحیت کو اسلام کے مقابلہ پر فتح اور غلبہ کا خیال چھوڑ دینا چاہیئے۔

یہ سب برکات یقیناً خدا کے خاص فضل و رحمت کا ثمرہ ہیں۔ مگر ظاہر میں اس کا ذریعہ تحریک جدید کا چندہ ہے۔ پس مبارک ہیں وہ لوگ جنہوں نے اس چندہ میں حصہ لیا اور شوق کے ساتھ بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اور مبارک ہوں گے وہ لوگ جو آئندہ اس چندہ میں حصہ لیں گے اور شوق کے ساتھ بڑھ چڑھ کر لیں گے تحریک جدید کے سلسلہ میں جو دیگر تربیتی اور تنظیمی اصلاحات ہوئی ہیں ان کے ذکر کو میں اس جگہ ترک کرتا ہوں۔ اور اپنے اس دیباچہ کو اس مختصر سی بات پر ختم کرتا ہوں کہ اس وقت اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے خدا کی زبردست تقدیر حرکت میں ہے۔ اس لئے یہ کام بہر حال ہو کر رہے گا۔ اور دنیا کی کوئی طاقت اسے روک نہیں سکتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا سے اطلاع پا کر فرمایا ہے اور کیا خوب فرمایا ہے۔

بگذرد ایں روزگارِ تلخ تر از زہر ... (رہ)

بفتاد ایں اجرِ نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

مرزا بشیر احمد ربوہ

جولائی ۱۹۵۸ء

"میں سمجھتا ہوں کہ ہر وہ شخص جو اپنے اندر ایمان کا ایک ذرہ بھی رکھتا ہے۔ وہ میری اس تحریک پر آگے آ جائے گا اور وہ شخص جو خدا تعالیٰ کے نمائندہ کی آواز پر کان نہیں دھرے گا اس کا ایمان کھویا جائے گا۔

"اگر تم نے احمدیت کو دیانت داری سے قبول کیا ہے تو اے مردو! اور اے عورتو! تمہارا فرض ہے کہ تحریک جدید کے اغراض و مقاصد میں میرے ساتھ تعاون کرو۔ زمین و آسمان کا خدا گواہ ہے کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اپنے نفس کے لئے نہیں کہہ رہا خدا تعالیٰ اور اسلام کے لئے کہہ رہا ہوں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے کہہ رہا ہوں۔ تم آگے بڑھو اور اپنا تن۔ اپنا من اور اپنا دھن خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے قربان کر دو۔"

شذرات

شیخ خورشید احمد

تحقیقِ حق کا صحیح طریق

ہفت روزہ "المنبر" لائل پور میں امام ابو الحسن اشعری کے متعلق پروفیسر ابو زہرہ کے ایک مضمون کا ترجمہ شائع ہوا ہے۔ اس مضمون میں ایک جگہ بتایا گیا ہے کہ امام ابو الحسن اشعری پہلے فرقہ معتزلہ سے متاثر تھے (یہ فرقہ اسلامی عقائد کی بنیاد فلسفیانہ عقلی دلائل پر رکھتا تھا) لیکن بعد میں آپ اس سے الگ ہو گئے اور آپ نے بصرہ کی جامع مسجد میں منبر پر کھڑے ہو کر یہ اعلان کیا کہ

"اے لوگو! میں ایک عرصہ تک تم سے غائب رہا۔ تمہیں معلوم نہیں کہ میں اس مدت میں چھان بین کرتا رہا کہ شاید اعتزال کے حق میں مجھے دلائل مل سکیں لیکن مجھے کامیابی نہ ہوئی۔
پھر میں نے خدا سے راہنمائی چاہی۔ تب اللہ نے مجھے راہ ہدایت دکھلائی اور میں نے معتزلہ کے مسلک کو اس طرح پھینک دیا جیسے اس قمیص کو پھینک رہا ہوں۔ یہ کہا اور اپنی قمیص اتار پھینکی"۔

(المنبر لائل پور ۳۰ر اکتوبر صفحہ ۱۲-۱۳)

امام ابو الحسن اشعری نے ایک مسلک کو ترک کرنے اور دوسرا مسلک اختیار کرنے کے لئے پہلے خود مدت تک چھان بین کی اور مخالف و موافق دلائل کا موازنہ کیا اور پھر خدا تعالیٰ سے راہنمائی طلب کی۔ حق یہ ہے کہ صداقت کی تلاش و جستجو کا یہی صحیح طریق ہے جس سے انسان حقیقت تک پہنچ سکتا ہے۔ جو اصحاب محض سُنی سُنائی باتوں پر اپنے خیالات کی بنیاد رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے بھی راہنمائی چاہنے کی ضرورت محسوس نہیں کرتے وہ کبھی جادۂ مستقیم پر گامزن نہیں ہو سکتے۔

افریقہ میں تبلیغِ اسلام اور جماعت احمدیہ

ماہنامہ سیارہ لاہور (اکتوبر ۱۹۶۴ء) میں سے نعیم صدیقی صاحب کے مضمون کا ایک اقتباس بلا تبصرہ درج ذیل کیا جاتا ہے:-

"افریقہ میں اسلام پھیلانے کیلئے کچھ کام مصر سے ہو رہا ہے مگر وہ بہت کم ہے ضرورت اس بات کی ہے کہ آس پاس کے عرب ممالک اور ایشیا کے مسلم ممالک مل جل کر اس مہم میں سرگرمی سے حصہ لیں۔ خصوصاً پاکستان پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ پاکستان کی طرف سے اب تک جو تبلیغی کام ہو رہا ہے وہ یا تو انفرادی قسم کا ہے یا کمزور اداروں کی طرف سے چند مبلّغین نہایت محدود کام کر رہے ہیں۔ البتہ احمدیوں کا کام منظم بھی ہے اور زیادہ وسیع بھی۔ چنانچہ ایک رپورٹ کے مطابق مشرقی افریقہ کی ۵ فیصد مسلم آبادی میں دس ہزار احمدی ہیں اور پُرتگیزی مشرقی افریقہ کے دس لاکھ مسلمانوں میں خاصی بڑی تعداد احمدیوں کی بیان کی جاتی ہے۔ کینیا کے بعض علاقوں میں بھی احمدی مبلّغ کام کرتے ہیں نیروبی میں ان کا بڑا تبلیغی مرکز اور کالج ہے اور انگریزی اخبار نکل رہا ہے"۔

کیا مسیح اور مہدی نے بلا ضرورت آنا تھا؟

اخبار دعوت لاہور کے ایک مضمون نگار نے "ربوہ کے دار التبلیغ" سے چند سوالات دریافت کئے ہیں۔ سب سے پہلا سوال اس نے یہ دریافت کیا ہے کہ

"اگر حضور صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور آپ کے مبارک ہاتھوں سے اکمالِ دین ہو چکا اور بعثت بمرتبہ کمال پہنچ چکی ... تو پھر آپ مرزا صاحب کو کونسی ضرورت کے لئے نبی قرار دیتے ہیں"۔

(دعوت ۲۳۔ اکتوبر ۶۴ء)

جواباً عرض ہے کہ جس ضرورت کے ماتحت (جیسا آپ خود مانتے ہیں) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ میں مسیح اور مہدی کی بعثت کی خبر دی تھی اور اسے نبی قرار دیا تھا اسی ضرورت کے لئے حضرت مرزا صاحب کی بعثت ہوئی ہے۔ کیا آپ کے خیال میں آخری زمانہ میں آنے والے مسیح اور مہدی نے بلا ضرورت آنا تھا؟

کیا آسمان پر زندہ رہنا بھی عبدیت کی ایک صفت ہے؟

اسی اخبار دعوت میں جو تنظیم اہل سنّت پاکستان کا آرگن ہے درس حدیث کے تحت مولانا سیّد محمد بدر عالم صاحب نزیل مدینہ منوّرہ لکھتے ہیں:-

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہود ملعون قرار دیتے تھے (العیاذ باللہ) اور نصاریٰ خدا کا بیٹا۔ اسلام کا فیصلہ یہ ہے کہ یہ دونوں عقیدے سراسر افراط و تفریط کی راہیں ہیں وہ عبدیت و رسالت کی صفت سے سر مو متجاوز نہ تھے"۔ (دعوت ۲۳ر اکتوبر)

اگر اسلام کے فیصلہ کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام واقعی "عبدیت و رسالت" کی صفت سے سر مو متجاوز نہ تھے تو کیا (آپ کے عقیدہ کے مطابق) تیرہ سو سال سے انہیں زندہ آسمان پر بٹھائے رکھنا ان کی عبدیت و رسالت کے منافی نہیں ہے؟ ایک طرف انکی عبدیت پر زور دینا اور دوسری طرف خدائی صفات کو ان کی طرف منسوب کرنا کہاں کا انصاف ہے۔ کیا عقیدہ حیاتِ مسیح حضرت مسیح کی خدائی کو تسلیم کرنے اور اس طرح عیسائیت کی تائید کرنے کے مترادف نہیں ہے؟

اہل حق سے سلوک

"اکابر علماء پر کفر کے فتوے لگائے گئے۔ محدثین اور فقہا کو برسرِ عام پیٹا گیا۔ انکی توہین و تذلیل کی گئی خصوصاً امام احمد بن حنبل کو بہت ایذائیں دی گئیں ..... مختلف قسم کے مصائب ڈھائے گئے امام غزالی ایسا شخص بھی اشعری کی تردید کر کے طعن و تشنیع سے نہ بچ سکا شیخ الاسلام ابنِ تیمیہ کو انکی مخالفت کی بناء پر قید تک کیا گیا۔ ابن حزم کو درے مارے گئے"۔

(المنبر لائل پور ۲۳ر اکتوبر)

یہ ہے وہ سلوک جو ہر زمانہ میں ہی اہل اللہ سے ہوتا رہا۔ یہی وہ سلوک ہے جسے دیکھ کر خود اللہ تعالےٰ نے فرمایا:-

یا حسرۃً علی العباد۔ ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون (یٰس)

یعنی ہائے افسوس کہ ان بندوں پر کہ جب کبھی ان کے پاس کوئی آسمانی وجود آتا ہے تو وہ اسکو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

شہر مدینے کا والی ہے دُنیا کا سرتاج

آنکھیں بھُوکی دل ہے میرا عاصیوں کا سرتاج
توہی اس سنسار میں مولا رکھتا میری لاج

لندن پیرس روما دیکھے دیکھے ان کے لوگ
شہر مدینے کا والی ہے دُنیا کا مہراج

صحن میں کوٹھی کے بیٹھے ہیں سوہنے سوٹ لگائے
مارے مارے پھرتے ہیں کیا گلیوں میں الحاج

راہب کا گرجے میں چمکا علم کا کاروبار
مُلّا جی کو مکتب میں ہے کوئی کام نہ کاج

دورِ غلامی ختم ہوا پر ڈھب وہ پُرانے باقی ہیں
دیکھیں اپنے ذہنوں کو کب ملتا ہے سوراج

(نصیر احمد خاں لنڈن)

مغربی بنگال (بھارت) کے ایک جید عالم فاضل دیوبند حلقہ بگوش احمدیت ہو گئے

کلکتہ کے ایک جلسہ میں مولانا کی طرف سے قبولِ احمدیت کا اعلان

(از مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی انچارج احمدیہ مسلم مشن کلکتہ)

احباب جماعت یہ سُن کر ازحد خوش ہوں گے کہ مغربی بنگال کے ایک بہت بڑے عالم مولانا عبدالحنان صاحب عبقری بیعت کر کے داخل سلسلہ عالیہ احمدیہ ہو گئے ہیں۔

مولانا عبدالحنان صاحب عبقری دیوبند کے فارغ التحصیل ہیں۔ فارغ التحصیل ہونے کے بعد بنگال کے مختلف عربی درسگاہوں میں آپ بطور معلّم کام کرتے رہے ہیں۔ اور آجکل کلکتہ کے نواح مقام برُتلا میں ایک پرانی عربی درسگاہ "عین العلوم" کے ناظم ہیں۔ اور ماشاء اللہ مغربی بنگال میں بیسیوں علماء کو آپ کی شاگردی کا شرف حاصل ہے۔ اس وقت آپ کی عمر ۶۵ سال ہے۔ آپکو تبلیغِ اسلام اور اشاعت اسلام کا ازحد شوق ہے۔ عیسائیوں اور آریوں سے آپکے تبادلۂ خیالات بھی ہوتے رہے ہیں۔ مولانا عربی کے علاوہ اردو۔ فارسی اور انگریزی میں بھی اچھی خاصی دسترس رکھتے ہیں۔ عیسائیوں سے مباحثات کرنے کی وجہ سے ہی آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لٹریچر کا مطالعہ کرنے کا موقعہ ملا۔ اور حضرت اقدس علیہ السلام کی عربی کتب کا مطالعہ کرنے کے بعد تو آپ حضور؈ کے عاشق و گرویدہ ہو گئے۔ اور پھر آپؑ کے دعاوی پر غور و فکر کرتے رہے۔ اسی دوران میں غیر مبائعین سے بھی آپکا تعارف ہؤا۔ اور ان کا لٹریچر بھی مطالعہ کیا۔ مگر اپنی احمدیت کے اعلان کی جرأت اور جذبہ پیدا نہ ہو سکا۔ بالآخر ماہ ستمبر ۱۹۶۲ء کے آخر میں حسن اتفاق سے ہماری مولانا سے ملاقات ہوئی یہ ملاقات مولانا موصوف کے مکان پر ہی ہوئی۔ جس میں خاکسار کے ہمراہ مکرم مولانا محمد سلیم صاحب فاضل۔ مکرم میاں محمد عمر صاحب سہگل اور مکرم منشی شمس الدین صاحب بھی تھے۔ مولانا موصوف نے ہماری ملاقات پر خوشی کا اظہار کیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں اپنے ایمان کا اظہار فرمایا۔ کہ میں ۲۰ سال تحقیق کے بعد اسی نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب واقعی مسیح موعود اور مہدی مسعود ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے نبی اور رسول ہیں۔ جن کے بارہ میں قرآن مجید اور احادیث نبویہ میں بشارات موجود ہیں۔

چند بار کی ملاقاتوں کے بعد مولانا موصوف نے اس خواہش کا اظہار فرمایا۔ کہ اب میں چاہتا ہوں کہ کلکتہ میں آ کر جلسہ عام میں اپنی احمدیت کا اعلان کر دوں۔ چنانچہ اس کے لئے ۲۴ ر اکتوبر (بروز بدھ) کی تاریخ مقرر ہوئی۔ مسجد احمدیہ کلکتہ میں اجلاس کے انعقاد کا انتظام کیا گیا۔ مکرم سیٹھ میاں محمد عمر صاحب سہگل برُتلا جا کر اپنی کار میں مولانا موصوف کو لے آئے۔ احباب جماعت کے علاوہ چند غیر احمدی دوست بھی اس اجلاس میں شریک تھے۔ سوا بارہ بجے قبل از نماز ظہر اس اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید سے ہؤا۔ جو مولانا موصوف کے شاگرد اور ہماری جماعت کے مبلغ مکرم عبیدالرحمٰن صاحب فانی نے کی۔ بعد ازاں خاکسار نے اختصار سے حاضرینِ مجلس سے مولانا موصوف کا تعارف کروایا اور بتلایا کہ مولانا موصوف ۲۰ سالہ تحقیقات کے بعد احمدیت میں داخل ہوئے ہیں۔ اب غیر احمدی علماء اور دوسرے دوستوں کے لئے یہ لمحۂ فکریہ ہے کہ وہ بھی مولانا موصوف کی باتوں کی طرف توجہ دیں۔ اور حضرت مرزا صاحب بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کے دعاوی پر سنجیدگی سے غور و فکر کریں۔ تاکہ ان پر بھی حق منکشف ہو سکے۔

اس کے بعد مولانا عبدالحنان صاحب عبقری نے تقریر شروع کی اور بتلایا کہ ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کی تحقیق کے لئے کس طرح تحریک ہوئی اور بالآخر کس طرح وہ اس نتیجہ پر پہنچے کہ واقعی حضرت اقدس علیہ السلام مسیح موعود اور مہدی مسعود ہیں اور نبی اور رسول ہیں۔ دورانِ تقریر میں آپ نے بڑے جوش سے فرمایا کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہر دعویٰ کو قرآن مجید سے ثابت کر سکتے ہیں۔ اور اب ہمارے لئے اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں کہ حضرت اقدس علیہ السلام کے دعویٰ کی تصدیق کریں۔ ضمنی طور پر آپ نے وفاتِ مسیح ناصری علیہ السلام اور اجرائے نبوت کے بارہ میں قرآن مجید کی آیات سے استدلال فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ اب علماء اور سنجیدہ طبع لوگ ہمارے پاس آئیں اور ہم سے اس بارہ میں گفتگو کریں۔ ہم انشاء اللہ العزیز اُن کو بھی قرآن مجید اور احادیث نبویہ کی رُو سے قائل کر دیں گے۔ کہ واقعی حضرت اقدس علیہ السلام مسیح موعود اور مہدی مسعود ہیں۔

مولانا موصوف کی تقریر قریبًا پون گھنٹہ جاری رہی۔ آپ کی تقریر کو ٹیپ ریکارڈ کر لیا گیا ہے۔ مولانا کی تقریر ختم ہونے کے بعد بعض غیر احمدی دوستوں نے سوالات شروع کئے۔ جن کے جوابات مکرم مولانا صاحب موصوف مکرم مولانا محمد سلیم صاحب فاضل اور خاکسار نے دیئے۔

نماز ظہر کی ادائیگی کے بعد مولانا عبدالحنان صاحب عبقری کے اعزاز میں دعوتِ طعام دی گئی۔ جس میں احباب جماعت شریک ہوئے اور جس کا جملہ انتظام مکرم سیٹھ میاں محمد حسین صاحب قائمقام امیر جماعت احمدیہ کلکتہ نے فرمایا۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

کھانے سے فارغ ہو کر مسجد میں ہی ایک علمی مذاکرہ جاری رہا۔ نماز عصر کی ادائیگی کے بعد محترم مولانا صاحب موصوف برُتلا واپس تشریف لے گئے۔ مکرم سیٹھ میاں محمد عمر صاحب سہگل ہمراہ گئے۔ مولانا صاحب کے دو فرزندان نے بھی احمدیت کو قبول کر لیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو استقامت عطا فرمائے۔ اور ان کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ بہتوں کو ہدایت نصیب کرے آمین۔ اور اُن سب بھائیوں کو جزائے خیر دے جنہوں نے کسی نہ کسی رنگ میں خاکسار سے تعاون کیا۔ اور اللہ تعالیٰ ہم سب کی تبلیغی مساعی میں برکت عطا فرمائے اور نیک نتائج ظاہر ہوں۔ آمین

(بدر قادیان)

لجنہ اماء اللہ حیدر آباد کا جلسہ سیرۃ النبیؐ

زیر انتظام لجنہ اماء اللہ حیدر آباد جلسہ سیرۃ النبیؐ مورخہ ۴ ر اکتوبر بروز اتوار بر مکان ڈاکٹر کرنل ضیاء الحسن صاحب منعقد ہؤا۔ صدارت کے فرائض حیدر آباد کی ایک غیر از جماعت ۔ معزز ۔ تعلیم یافتہ خاتون بیگم کرنل ڈاکٹر منہاس صاحبہ نے ادا کئے۔

کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہؤا۔ جو کہ محترمہ بیگم ڈاکٹر عبدالسلام صاحبہ نے نہایت خوش الحانی سے کی۔ بعدۂ محترمہ شاہدہ صاحبہ نے درثمین میں سے ایک نظم پڑھی۔ نظم کے بعد محترمہ سیدہ زہرہ بیگم صاحبہ ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی نے ایک مؤثر تقریر بعنوان "بانیٔ اسلام ایک مذہبی رہنما اور ایک بے نظیر مصلح" کی۔ جس میں انہوں نے اس بات پر روشنی ڈالی۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باوجود اُمّی ہونے کے بے نظیر مصلح بھی تھے۔ آپ نے آیات قرآنی اور احادیث کی روشنی میں اسلام میں عورت کی فضیلت کو بھی واضح کیا۔

آپ کی تقریر کے بعد محترمہ بیگم میر نور احمد صاحبہ نے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی نعت "السلام اے ہادیٔ راہِ ہُدیٰ جانِ جہاں" پڑھی۔

دو بچیوں جمال آرا۔ بشریٰ خانم نے حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل رضؓ کی نظم علیک الصلوٰۃ علیک السلام خوش الحانی سے پڑھی۔

اس کے بعد محترم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ احمدیہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت پر جامع تقریر فرمائی۔ جس کے بعد یہ جلسہ دعا کے ساتھ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہؤا۔

(بیگم سعید چوہدری صدر لجنہ اماء اللہ حیدر آباد)

"وہ تمام علامات اور نشانات جو مسیح موعود کی آمد کے متعلق پہلے سے بتلائے گئے تھے۔ ظاہر ہو گئے۔ آسمان نے کسوف و خسوف سے اور زمین نے طاعون سے شہادت دی ہے اور بہت سے سعادت مندوں نے ان نشانوں کو دیکھ کر مجھے قبول کیا اور پھر اور بھی بہت سے نشانات ان کی ایمانی قوت کو بڑھانے کے واسطے خدا تعالیٰ نے ظاہر کئے۔ اور اس طرح پر یہ جماعت دن بدن بڑھ رہی ہے۔ کوئی ایک بات ہوتی تو شک کرنے کا مقام ہو سکتا تھا مگر یہاں تو خدا تعالیٰ نے اُن کو نشان پر نشان دکھلائے"

(حضرت مسیح موعودؑ)

وعدہ جات مرکز میں پہنچانے کا ایک نادر موقعہ

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع پر آنیوالے نمائندگان توجہ فرمائیں

احباب جماعت کو بخوبی معلوم ہے کہ وعدے اولین موقعہ پر مرکز میں پہنچانے سے جو فوائد مرتب ہوتے ہیں۔ ان میں سے حسب ذیل دو فوائد ایسے ہیں جو کسی لحاظ سے بھی نظر انداز نہیں کئے جاسکتے۔

اوّل :- جماعتوں کو سبقت کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔

دوم :- مرکز کو بجٹ بنانے اور وصولی کے کام کی طرف توجہ دینے کا زیادہ موقع مل جاتا ہے۔

پس عہدہ داران جماعت یہ اہتمام فرمائیں کہ اپنی اپنی جماعت کے زیادہ سے زیادہ وعدے ان انصار اللہ کے ذریعہ مرکز میں پہنچا دیں جو اجتماع انصار اللہ میں شمولیت کے لئے ربوہ تشریف لا رہے ہیں۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے

۱۹ تا ۲۵

اس صدقہ جاریہ میں جن مخلصین نے بیس (۲۰) روپیہ یا اس سے زائد حصہ لیا ہے۔ ان کے اسماء گرامی معہ ان کی مالی قربانیوں کے درج ذیل ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۵۸۱ - مکرم چوہدری عبدالغنی صاحب ملک فلور ملز گول بازار ربوہ	۱۰۰ - ۰۰	روپے
۵۸۲ - " قریشی محمد صادق صاحب محمد نگر لاہور	۲۳ - ۳۷	"
۵۸۳ - محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ سیٹھ محمد صدیق صاحب مرحوم چنیوٹ ضلع جھنگ	۱۰۰ - ۰۰	"
۵۸۴ - " بشریٰ بیگم صاحبہ و صغریٰ بیگم صاحبہ دھوریہ ضلع گجرات	۲۰ - ۰۰	"
۵۸۵ - مکرم ڈاکٹر محمد سعید احمد صاحب سول ہسپتال تنگی ضلع پشاور	۴۰ - ۰۰	"
۵۸۶ - " حمید احمد صاحب منیر اینڈ کمپنی ماڈل ٹاؤن لاہور	۲۰ - ۰۰	"
۵۸۷ - محترمہ عالم بی بی صاحبہ گوٹھ بوٹے خان ضلع نواب شاہ	۲۰ - ۰۰	"
۵۸۸ - مکرم چوہدری عبدالخالق صاحب شیخوپورہ منجانب دختر مرحومہ	۵۰ - ۰۰	"
۵۸۹ - محترمہ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب پشاور۔	۱۰۰ - ۰۰	"
۵۹۰ - احباب جماعت احمدیہ پشاور بذریعہ مکرم مرزا عبدالحمید صاحب۔	۱۱۲ - ۲۵	"

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ) میں حصہ لینے والوں کے لئے

خوشخبری

سیدنا حضرت اقدس فضل عمر المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی خدمت بابرکت میں ماہ اخاء ۱۳۴۳ھش (اکتوبر ۱۹۶۴ء) میں تعمیر مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ) کے لئے وعدے اور نقد ادائیگی کرنیوالے مخلصین کے اسماء گرامی معہ ان کی مالی قربانیوں کے لغرض دعا اور منظوری پیش کئے گئے۔ اس فہرست کو ملاحظہ فرما کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"جزاھم اللہ احسن الجزاء"

جملہ احباب جماعت احمدیہ تعمیر مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ) کے صدقہ جاریہ میں دل کھول کر حصہ لیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے خاص فضلوں کو نیز اپنے محسن آقا حضرت اقدس فضل عمر المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی خاص دعائیں حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

بے بی ٹانک

BABY TONIC

بچوں کی بدہضمی۔ قے، اسہال، دانت نکالنے کی تکالیف اور سوکھے پن کیلئے ایک مجرب دوا ہے۔ قیمت فی شیشی ڈیڑھ ماہ کورس ۲/۱۲ بیدرہ روزہ ۱/۲۵

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

درخواستہائے دعا

٭ خاکسار محمد ارشد خوشنویس روزنامہ الفضل ربوہ کا لڑکا اشرف جاوید دو تین دن سے بیمار ہے۔ ٭ مکرم حکیم عبید اللہ صاحب دالخیر نے اپنی آنکھ کا اپریشن کرایا ہے۔ ٭ مکرم ڈاکٹر غلام اللہ صاحب فارسٹ کالج پشاور کی اہلیہ محترمہ ام

علاقائی سیکرٹریان تحریک جدید

تجربۃً تین ڈویژنز میں سیکرٹریان تحریک جدید مقرر کئے جاچکے ہیں۔ ان میں سے ایک صاحب یعنی مکرم چوہدری رکن الدین صاحب سیکرٹری تحریک جدید پشاور ڈویژن اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے اخلاص اور تنظیم سے اپنے فرائض ادا کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ دیگر سیکرٹریان کی راہنمائی کے لئے ان کے طریق کار کا خلاصہ بیان کر دیا جاتا ہے۔

(۱) - وصولی کے ایام میں وہ اپنے علاقہ کی جماعتوں کا دورہ کر کے انہیں وصولی کی تحریک کرتے ہیں۔

(۲) - خط و کتابت کے ذریعہ یاد دہانی کرواتے ہیں اور نتائج کی اطلاع مرکز کو بھجواتے رہتے ہیں۔

(۳) مرکز کی ہر تحریک کو وہ اپنے علاقہ میں اپنی طرف سے دہراتے ہیں۔

(۴) آج کل وہ دورہ جات کے لئے تاکیدی خطوط اپنے علاقہ کے عہدہ داران کو بھجوا رہے ہیں۔

امید ہے دیگر علاقہ جات کے سیکرٹریان صاحبان بھی انہیں خطوط پر کام کر کے اشاعت اسلام کا عظیم الشان ثواب حاصل کرنے والے بنیں گے۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

٭ دام کم
٭ خریدنا آسان
٭ انعامات بڑے

مگر وقت
تھوڑا ہے

ہمارا کام صرف یاد دہانی ہے
عمل آپ کیجئے

مارا مار بھاگم بھاگ، جلدی شتابی
تیزی پھرتی کا وقت ہے چلئے، دوڑیئے لپکئے ہوا کے گھوڑے پہ پہنچئے

اور ۱۳ر نومبر سے پہلے اپنے
پانچ روپے کے بونڈ خریدیئے
تاکہ ۵ار دسمبر کی قرعہ اندازی میں شریک ہو سکیں

ہر سلسلہ پر ۱ ہزار روپے سے ۱۰۰ روپے کی مالیت تک
۵۰ ہزار روپے کے دو سو ایک نقد انعامات

انعامی بونڈ

منظور شدہ بینکوں اور ڈاکخانوں سے مل سکتے ہیں

گنبہ کیلئے بچایئے ۔ قوم کیلئے بچایئے

PRESTIGE

ام - قریباً دو ہفتہ سے سخت بیمار ہیں۔ ٭ امۃ النصیر صاحبہ کی والدہ صاحبہ کو بلڈ پریشر کے علاوہ اب ذیابیطس کی تکلیف بھی ہو گئی ہے۔ احباب سب کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرما دیں۔

وصایا

ضروری نوٹ: - مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مثل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتے رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔

وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا۔ اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ۔

مثل نمبر ۱۷۵۱۲

میں ممتاز بیگم زوجہ محمد اسمٰعیل صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۹ء ساکن ڈسکہ حال والس گنج سکھر ڈاک خانہ خاص ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۹/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حق مہر بذمہ خاوند مبلغ چھ صد روپے اور زیورات کانٹے۔ انگوٹھی تعویذ طلائی۔ زیورات وزن ۲ ½ تولہ مالیتی ۲۰۰/ روپے ہے مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر کوئی اور جائداد زندگی میں پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میری ماہوار آمد اس وقت کوئی نہیں اگر کبھی آمد ہوئی تو اس کا ۱/۱۰ حصہ تازیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ الامۃ ممتاز بیگم زوجہ شیخ محمد اسمٰعیل والس گنج سکھر معرفت شیخ محمد یعقوب اینڈ سنز سکھر۔ گواہ شد شیخ عبدالعزیز والد موصیہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ گواہ شد۔ محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا۔ ربوہ۔

مثل نمبر ۱۷۵۱۳

میں مرزا محمد شریف ولد فضل الدین صاحب قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن نواں لوک چک نمبر ۷۹ ڈاک خانہ خاص ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۴/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۲۰/- روپے ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد۔ مرزا محمد شریف ولد فضل الدین، موجودہ پتہ۔ معرفت ایریا ہیڈ کوارٹر پی اے ایف سرگودھا۔ ۵/۴/۶۲ گواہ شد۔ اعجاز احمد چودھری قائد مجلس خدام الاحمدیہ سرگودھا وصیت نمبر ۱۵۳۹۳ گواہ شد۔ محمد حنیف وصیت نمبر ۱۶۶۶۱ معتمد مجلس سرگودھا چھاؤنی۔ ۵/۴/۶۲۔

مثل نمبر ۱۷۵۱۴

میں محمد ابراہیم ولد دین محمد صاحب قوم چوہان پیشہ درزی عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۴ء ساکن لائل پور فیکٹری ایریا ڈاک خانہ خاص لائل پور ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۳/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد ایک عدد مشین سلائی مالیتی ایک سو ستر روپے کی ہے میں اپنی مذکورہ جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا چھوڑا ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میرا گزارہ میری ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۵۰/- روپے ماہوار ہے میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوا کرے گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ العبد محمد ابراہیم۔ گواہ شد محمد اسمٰعیل دیال گڑھی ولد چوہدری حکم دین صاحب مربی انچارج ضلع لائل پور۔ گواہ شد۔ منظور احمد جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ لائل پور ۳۰/۳/۶۲

ترسیل زر
اور
انتظامی امور سے متعلق
مینجر
الفضل سے خط و
کتابت کیا کریں

شیخوپورہ کے احباب الفضل کا تازہ پرچہ

مکرم حکیم محبوب اللہ صاحب مین بازار شیخوپورہ سے حاصل کریں۔ (مینجر)

روز

انتہائی اعلیٰ وناسپتی

روز وناسپتی

تازہ
صاف
اور
خالص

اعظم پبلسٹی ملتان

ہماری جماعت کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لئے قائم کیا ہے

اس کا فرض ہے کہ وہ اشاعتِ اسلام کے لئے بیش از بیش قربانیاں کرتی چلی جائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احباب جماعت کو ان کے سب سے اہم فرض کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ہماری جماعت کو اللہ تعالیٰ نے دین کی اشاعت کے لئے کھڑا کیا ہے اور احمدیوں کی مثال چوکیداروں کی ہے جو حفاظت کے لئے مقرر کئے جاتے ہیں۔ چوکیداروں کا یہ کام نہیں ہوتا کہ وہ اس امر پر شکوہ کریں کہ دوسرے لوگ ان کے ساتھ مل کر پہرہ نہیں دیتے۔ چوکیدار مقرر ہی اس لئے کئے جاتے ہیں کہ پہرہ دیں اور لوگوں کی جان و مال کی حفاظت کریں۔ اسی طرح ہماری جماعت کو اس معاملہ میں کسی شکوہ کی گنجائش نہیں یا گنجائش نہیں ہونی چاہیئے کہ باقی لوگ اسلام کی اشاعت کی طرف توجہ نہیں کرتے اگر ساری کی ساری دنیا اشاعت اور حفاظتِ اسلام سے غافل ہو جائے اور عملاً غافل ہے تب بھی ہماری جماعت کے لوگوں کا فرض ہے کہ اسلام کی حفاظت کریں اور لوگوں کو اسلام کی طرف بلائیں۔ بطورِ حق کے ہم یہ کسی اور سے نہیں کہہ سکتے۔ صرف اپنی جماعت کے لوگوں سے ہی کہہ سکتے ہیں۔ قرآن کریم میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے

فاستقم کما امرت ومن تاب معک

کہ تم اشاعت اسلام کے کام پر قائم ہو جاؤ اور وہ جو تمہارے ساتھ اس کام میں شامل ہوئے ہیں۔ پس جو لوگ ساتھ شامل ہوں ان پر ہی حق ہو سکتا ہے، دوسروں کی اپنی مرضی ہوتی ہے کہ اگر وہ اپنے فوائد اس میں دیکھیں اور ان کا جی چاہے تو شامل ہو جائیں۔ پس ہماری جماعت کو کبھی خیال بھی نہیں ہونا چاہیئے کہ دوسری قومیں کیا کر رہی ہیں اور کیا نہیں کر رہیں۔ اسلام کے متعلق ہمیں خدا تعالیٰ کے سامنے جوابدہی کرنی ہے۔ مذہب کسی پارلیمنٹ سے تعلق نہیں رکھتا کہ اس کے سامنے قومی طور پر ہمیں جواب دینا ہو۔ مذہب میں ہر شخص پر علیحدہ علیحدہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے اس لئے جس طرح غیر از جماعت لوگوں سے امداد کے لئے کسی قسم کی توقع رکھنا ناجائز ہے اسی طرح مذہب یہ بھی اجازت نہیں دیتا کہ ہم آپس میں ایک دوسرے کے متعلق یہ کہیں کہ یہ فلاں کا کام ہے یا نہیں ہے ۔ ۔ ۔ ۔ جو شخص یہ خیال کرتا ہے کہ فلاں جماعت جب سستی اختیار کئے ہوئے ہے تو ہم دین کے کام میں کیوں حصہ لیں وہ سخت نادانی کرتا ہے۔ ہمیں کسی کی سستی کی طرف نظر نہیں کرنی چاہیئے۔ بلکہ جو لوگ چست ہوں ان کی طرف دیکھنا چاہیئے۔ مومن کی نظر نیچے کی طرف نہیں جاتی بلکہ اونچائی کی طرف جاتی ہے وہ یہ دیکھتا ہے کہ مجھ سے زیادہ نیکی کرنے والے کون ہیں۔ تاکہ میں ان سے آگے بڑھنے کی کوشش کروں۔ یہ نہیں دیکھتا کہ پیچھے رہنے والے کون ہیں تاکہ میں بھی ان کے ساتھ پیچھے رہوں قرآن کریم میں مومنوں کا نام سابقون رکھا گیا ہے یعنی ایک دوسرے سے مقابلہ کرکے آگے بڑھنے کی کوشش کرنے والے۔ کہیں قرآن نے یہ نہیں کہا کہ مومن پیچھے رہنے والے ہوتے ہیں بلکہ یہی کہا ہے کہ مومن ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پس ہر مومن کو یہ دیکھنا چاہیئے کہ کون کون سے لوگ چست ہیں تاکہ ان سے آگے بڑھنے کی کوشش کی جائے اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت میں بڑھا ہوا ہے تو اس کی طرف دیکھے اور اسی کی طرح خود عبادت میں ترقی کرنے کی کوشش کرے، اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت میں بڑھا ہوا ہے تو اس کی طرف اس لئے دیکھے کہ میں بھی اسی طرح دین کی خدمت کروں۔ اگر کوئی جان کی قربانی میں بڑھا ہوا ہے تو اس کی طرف اس لئے دیکھے کہ میں بھی اس کی طرح ترقی کروں۔ اگر کوئی مالی قربانی میں بڑھا ہوا ہے تو اس کی طرف اس لئے دیکھے کہ میں بھی مالی قربانی میں بڑھوں۔ غرض مومن یہ دیکھتا ہے کہ کون کون کس کس بات میں چست ہے نہ یہ کہ کون کون سست ہے" (الفضل ۹ر اکتوبر ۱۹۶۲ء)

سالانہ اجتماع انصار اللہ کے موقع پر تشریف لانے والے احباب کے لئے ضروری اطلاع

سالانہ اجتماع انصار اللہ کے موقع پر بیرونجات سے تشریف لانے والے احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال مہمانوں کے قیام کا انتظام نئے مہمانخانہ (سابق عمارت نصرت گرلز پرائمری سکول) میں کیا گیا ہے۔ باہر سے تشریف لانے والے احباب ربوہ پہنچنے کے بعد نئے مہمانخانہ میں تشریف لے جائیں جہاں ان کے استقبال اور رہنمائی کے لئے کارکن مقرر ہوں گے۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

انصار اللہ کا دسواں سالانہ مرکزی اجتماع

۱۳-۱۴-۱۵ر نومبر ۱۹۶۲ء

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع ۱۳، ۱۴، ۱۵ر نومبر کو منعقد ہو رہا ہے۔ احباب اس میں کثرت سے شمولیت فرما کر مستفید ہوں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

انعامی امتحان اطفال احمدیہ بتقریب اجتماع انصار اللہ

۱۲ر نومبر کو تعلیم الاسلام ہائی سکول میں ۹ بجے صبح زیر انتظام مکرم ہیڈ ماسٹر صاحب ۹ تا ۱۴ سال کے لڑکوں کی دینی معلومات کا تحریری مقابلہ ہوگا۔ اوّل اور دوم آنے والوں کو انعام بصورت نقد بالترتیب سال بھر کی پوری سکول فیس و نصف فیس ملے گا۔

نصاب:۔ (۱) عبادات اور ان کی ضرورت (۲) اخلاق اور ان کی ضرورت
(۳) رسالہ روزہ۔

انٹرویو اجتماع کے پہلے روز ۱۳ر نومبر کو ہوگا۔ اس میں عام دینی معلومات کے متعلق زبانی سوالات ہوں گے۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

مکرم قریشی افضال احمد صاحب وفات پا گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

ربوہ ۱۱ر نومبر۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دیرینہ خادم محترم قریشی افضال احمد صاحب آف محلہ راہ پورہ بھاگلپور کل مورخہ ۱۰ر نومبر ۱۹۶۲ء بروز سہ شنبہ ۸ بجے صبح ۷۵ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

کل نماز عصر کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب نے احاطہ مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں مرحوم کی نعش کو حسب وصیت بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے ہی قبر پر دعا کرائی۔

مرحوم ۱۹۱۶ء میں بیعت کرکے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔ ۱۹۲۲ء سے ۱۹۳۶ء تک مسلسل ۱۴ سال آپ نے ملکانہ میں بطور مبلغ خدمات سرانجام دیں۔ بعد ازاں کئی سال تک بہار میں فریضۂ تبلیغ ادا کیا۔ نہایت شریف النفس نیک اور عبادت گزار بزرگ تھے۔ آپ نے دو لڑکیاں اور تین لڑکے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ مبارک احمد صاحب شیر فروش گولبازار ربوہ آپ کے فرزند ہیں۔ احباب مرحوم کے درجات کے لئے دعا فرمادیں۔